ان کا مشاہدہ کریں، اور نہ تو ان کی تائید کریں نہ مذمت، کیونکہ اس سے خوف میں مزید پختگی آجاتی ہے۔ خوف سے بری ہونے کے لیے ہمیں اس کے تاریک اثرات کو سمجھنا ہوگا۔ اس پر ہر دم نگاہ رکھنے ہی سے اس کے اسباب خود بخود ظاہر ہو جائیں گے۔ خوف کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسانی معاملات میں اسناد اور ہدایات قبول کر لیے جاتے ہیں۔ سند حاصل کرنے کی تلاش اس وجہ سے رہا کرتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ صحیح نتیجہ پر پہنچیں، محفوظ رہیں اور راحت حاصل ہو، اور کسی قسم کا خلل اور نفاق جان بوجھ کر نہ پیدا ہو۔ لیکن خوف سے متاثر ہو کر ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ چاہے اس خوف کا اظہار، نام نہاد دانش مند بزرگوں کے ادب اور اطاعت کی شکل میں کیوں نہ ہو، جو واقعی دانش مند ہیں وہ کبھی ہدایت اور حکومت سے کام نہیں لیتے اور جو حکومت اور اقتدار پسند ہیں وہ دانش مند نہیں ہوتے، خوف خواہ وہ کسی شکل میں ہو، خود شناسی اور خارجی تعلقات کے سمجھنے میں ضرور حارج ہوتا ہے۔

ہدایات یا احکام کے بموجب عمل کرنے کے معنی ہیں، عقل و دانش سے انکار کرنا۔ فرماں برداری کا نتیجہ، اختیار اور اقتدار کے آگے سر جھکانا، یا کسی شخص یا جماعت کا مطیع اور تابع رہنا یا سیاسی اور مذہبی تصورات کے سامنے سجدہ کرنا ہوتا ہے۔ کسی قسم کی طاقت اور قدرت کا اطاعت گزار ہو جانا نہ صرف فہم و دانش کو بلکہ ذاتی آبادی کو خیر باد کہہ

دینا ہے۔ کسی ملک و ملت یا مرتب شدہ مجموعۂ خیالات کا قبول کر لینا، در اصل اپنی حفاظت کی غرض سے ہوتا ہے۔ کسی سند کو بے چون و چرا قبول کر لینے سے ممکن ہے ہماری مشکلات اور مسائل پر عارضی طور پر پردہ پڑ جائے لیکن فی الواقع مشکلات سے گریز کرنے سے ہماری دشواریاں اور بڑھ جاتی ہیں اور اس صورت میں ہم خود شناسی اور آزادی کا فارغ خطی دے دیتے ہیں۔ اقتدار کو تسلیم کر لینے میں اور آزادی میں کیسے کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے؟ اور اگر سمجھوتہ کیا جاتا ہے تو جو لوگ خود آگہی اور آزادی کے متلاشی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کی کوشش میں صداقت نہیں ہوتی۔ شاید ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آزادی انتہائی منزل مقصود ہے، اور آزاد ہونے کے لیے ہمیں پہلے مختلف طرح کی نفس کشی کرنی پڑے گی اور جبر و دباؤ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ ہم تقلید اور پیروی کے ذریعے آزادی حاصل کرنے کی توقع کرتے ہیں۔ کیا ذرائع اتنی ہی اہمیت نہیں رکھتے جتنی کہ انجام؟ کیا انجام کی شکل ذرائع کی شکل اور نوعیت پر منحصر نہیں ہوتی؟ امن حاصل کرنے کے لیے پر امن ذرائع استعمال کرنے ہوں گے۔ اگر تشدد اور زور بازو سے کام لیا جائے گا تو اس کا انجام امن کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر ہمارا مقصود آزادی ہے تو ابتدا ہی سے آزادی کا عمل در آمد رکھنا ہوگا، کیونکہ آغاز و انجام میں کافی یگانگت ہے۔ عقل و دانش اور خود شناسی تب ہی حاصل ہوگی جب شروع